منم ادنیٰ ثنا خوان محمد ﷺ   غلام از غلامان محمد ﷺ

جواہر ماہ صفر

از غلام محمد عتیق ایم. اے عربی و اسلامیات آف ساہوکا

خطیب جامع مسجد گلستان مدینہ گلی چٹی خانقاہ والی
و جامع مسجد حنفیہ غوثیہ مسلم کالونی حاجی پورہ

و

مدرس : مدرسۃ البنات رحمۃ للعٰلمین نیکا پورہ
و جامعہ نعمانیہ رضویہ شعبۃ البنات سیالکوٹ

سنہ تحریر محرم الحرام ۱۴۱۹ھ بمطابق جون ۱۹۹۸ء

(پاک عافیہ پرنٹرز فون، نمبر سیٹھی پلازہ سیالکوٹ : 588632-586002)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

﴿نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم﴾ امابعد

ماہ صفر المظفر اسلامی طور پر سال کا دوسرا قمری مہینہ ہے اپنی شہرت کے لحاظ سے بے شمار آفتوں وبلاؤں کے نزول کا مہینہ کہا جاتا ہے منقول ہے کہ اس ماہ میں نولاکھ بیس ہزار آفتیں، مصیبتیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں۔

لغزش آدم، ابن آدم ہابیل کی شہادت، ابراھیمؑ کا نار نمرود میں جانا حضرت ایوبؑ کا آزمایا جانا زکریا، یحیٰ، یونس، جرجیسؑ پر ابتلاء یہاں تک کہ محمد ﷺ کا مرض الوفات میں مبتلا ہونا وغیرہ اسی ماہ میں بیان کیا جاتا ہے لہذا اس ماہ کی گردشوں و آفتوں سے حفاظت اور ثواب عظیم حاصل کرنے کیلئے بعض کتب میں یہ نوافل درج ہیں

ماہ صفر کے نوافل

1-چار رکعت نماز نفل اس طرح کہ اول رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون ۵ بار دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل شریف ۵ بار پڑھے پھر سلام کے بعد ایاک نعبدو ایاک نستعین کئی بار پڑھے پھر ۷۰ مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

2-اس ماہ کے آخری بدھ کو دو رکعت نفل اسطرح کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل شریف تین تین بار پڑھے سلام پھیرنے کے بعد سورہ الم نشرح

، سورہ والتین، سورہ اذا جاء نصر اور سورہ اخلاص (قل شریف) ۸۰.۸۰ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے دل کو غنی کر دے گا

ماہ صفر کے مناسب احوال اولیاء کرام

اس ماہ میں وصال فرمانے والے ہمارے ہاں معروف اولیاء کے حالات زندگی تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ مفید معلومات کے ساتھ ساتھ ایمان تازہ ہو سکیں ان کاملین متقین میں داتا علی ھجویری، امام ربانی مجدد الیف ثانی، شیخ احمد مجدد شیبانی، امام اھل سنت شاہ احمد رضا خانؒ ایسے بزرگوں کے نام سامنے آتے ہیں جنسے نہ صرف ایمان کی حرارت باقی ہے بلکہ ان کے قرب سے قلوب اذھان اور ایمان جلا پاتے ہیں. آئیں ایمان تازہ کریں۔

داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

تحریر غلام محمد عتیق قادری

آف ساہوکا

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تبلیغ اسلام میں جو کردار صوفیاء و اولیاء نے ادا کیا ہے اسی پاک کردار کے صدقے ہم مسلمان ہیں. ہمیں اللہ تعالیٰ کی معرفت و توحید سے آشنا کرنے والے اولیاء کرام ہیں. سلاطین اسلام کفرو شرک کے بھرے ممالک فتح کرتے گئے اور اولیاء امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تبلغ واخلاق اور پاکیزہ کردار سے تاریک دلوں میں رشدو ہدایت کے چراغ جلاتے گئے ان کی تبلغ سے ایک انقلاب آیا کہ اللہ تعالیٰ سے نا آشنا لوگ اسکی بارگاہ الہیٰ سجدہ ریز ہونے لگے. ان اولیاء کرام میں نمایاں نام حضرت داتا علی ھجویریؒ کا ہے. جن سے ایک خلق کثیر معرفت الہی سے آشنا ہو کر اوج ثریا تک جا پہنچی آپ کے روشن و پاکیزہ حالات کی اجمالی جھلک درج زیل ہے.

نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب گنج بخش، عرف داتا صاحب، آپ تقریباً ۴۰۰ھ میں افغانستان کے غزنی شہر میں پیدا ہوئے کچھ زمانہ محلّہ جلاب میں گزرا اور کچھ وقت محلّہ ھجویر میں گزرنے کی وجہ سے جلابی ھجویری کہلاتے ہیں آپ کا شجرہ نسب اسطرح ہے. حضرت مخدوم علی ،بن عثمان، بن سید علی، بن سید عبد الرحمٰن، بن شاہ شجاع، بن ابو الحسن علی، بن حسین اصغر، بن سید زید شھید، بن حضرت امام حسنؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

تعلیم و تربیت : داتا علی ھجویری کا سید گھرانہ علم عمل ادب زہد و تقویٰ سے مزین تھا بچپن سے علوم ظاہری و باطنی کا سلسلہ شروع ہوا خاندانی برکات اور روحانی و علمی ماحول خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے ایک وقت آیا کہ آپ علم و عرفان کا بحر ذخار بن گئے حضرت ابو العباس بن محمد شفاقی جیسے اساتذہ کی تعلیم و تربیت اور مرشد کامل کی عارفانہ نظر سے آفتاب لاجواب بن گئے آپ کی آفتابی نورانی کرنوں سے آج تک ایک جہاں منور ہوتا چلا آرہا ہے

مرشد آپ اس دور کے عظیم بزرگ ابو الفضل محمد بن حسن ختلی کے مرید ہوئے جن کا تعلق سلسلہ جنیدیہ سے ہے آپ کا سلسلہ طریقت یہ ہے حضرت شیخ علی مرید ابو الفضل بن حسن ختلی کے وہ مرید شیخ حصری کے وہ ابو بکر شبلی کے وہ جنید بغدادی کے وہ شیخ سری سقطی کے وہ معروف کرخی کے وہ داؤد طائی کے وہ حبیب عجمی کے وہ حسن بصری کے وہ مرید حضرت علیؓ المرتضیٰ کے مرشد کی نظر داتا علی ھجویریؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنے شیخ کو وضو کراتے ہوئے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا کہ خیال آیا جب تمام نظام عالم قضاء و قسمت پر موقوف ہے تو یہ آزاد لوگ کیوں اپنے آپ کو پیروں فقیروں کا بندہ اور غلام بنا لیتے ہیں میرے شیخ اس وسوسہ سے آگاہ ہو کر فرمانے لگے صاحبزادے خوب جان لو کہ قضاء قدر کے ہر حکم کیلئے اللہ تعالیٰ نے اسباب بنادیے ہیں بس آپ کے اس جواب سے اشکال دور ہوگیا۔ ایک اور جگہ کشف المحجوب میں اپنے مرشد کی نظر کا یہ واقعہ بیان فرمایا کہ میں اپنے شیخ کے ساتھ بارش میں جا رہا تھا میں آپ کے قدموں کی طرف دیکھ کر حیران ہوا کہ ایک ذرہ کیچڑ آپ کے جوتے پر نہیں پڑا حالانکہ سخت کیچڑ تھا آپ نور باطنی سے جان گئے اور فرمایا کہ جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے

باطن کو صاف کر لیا ہے اللہ تعالٰی نے ہمارے ظاہر کو بھی پاک فرما دیا ہے

مذہب داتا علی ھجویریؒ سراج الامت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں. آپ کا ذکر بڑے القاب سے کیا ہے اور اپنے خواب کا واقعہ یوں بیان فرمایا کہ میں ملک شام میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلالؓ کے مزار کے سرہانے سویا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو کعبہ معظمہ میں پایا اسی دوران رسول اللہ ﷺ باب بنوشیبہ سے کعبہ میں تشریف لائے ایک بوڑھے بزرگ کو بڑے پیار و شفقت سے گود میں اٹھائے ہوئے ہیں میں دوڑ کے حاضر ہوا قدموں کو بوسہ دیا حیران کھڑا ہوا کہ یہ بزرگ کون ہے آپ میری باطنی حیرت سے آگاہ ہو کہ فرمانے لگے یہ تیرے اور تیرے ملک والوں کا امام ابو حنیفہ ہے فرماتے ہیں مجھے اس خواب کے بعد اپنے آپ اور وطن والوں سے بڑی امیدیں قائم ہو گئیں اس خواب سے آپکو اس کا بھی عرفان ہوا کہ امام ابو حنیفہ اپنے طبعی اوصاف سے فانی ہو کر اوصاف رسول سے باقی ہیں اگر اپنی طبعی صفات سے باقی ہوتے تو خود چلتے لہذا وہ اپنے طبعی اوصاف سے فنا ہو گئے ہیں تو جس کو رسول اللہ ﷺ نے خود اٹھا رکھا ہو اس کے اجتھاد میں غلطی نہیں ہو سکتی اس لئے امام اعظم ابو حنیفہ کا اجتھاد میں غلطی کرنا ممکن نہیں۔

لاھور آمد حضرت داتا علی ھجویریؒ اپنا علمی و روحانی سفر اپنے نورانی خاندان سے شروع کر کے درجنوں سینکڑوں علماء، صلحاء، اولیا اتقیا اور خضر علیہ السلام تک سے فیوض و برکات سمیٹتے ہوئے کئی ملکوں کی سیاحت فرماتے ہوئے کائنات ارضی اور آیات الٰہی کا مشاہدہ فرماتے ہیں اولیاء، تابعین، صحابہ اور انبیاء کے مزارات مقدسہ سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہوئے سر زمین قدم رکھتے ہیں اور لاھور تشریف لا کر دریائے راوی ڈیرا لگاتے ہیں بقول علامہ اقبال "شعر"،

﴿خاک پنجاب از دم او زندہ گشت .... صبح ما از مہر او تابندہ گشت﴾

پنجاب کی مٹی کو ان سے زندگی ملی .... ہماری صبح اسی سورج سے چمک اٹھی

پھر کیا تھا ہزاروں لاکھوں تاریک دل جگمگانے لگے گمراہ و بھٹکے ہوئے لوگ دامن اسلام میں پناہ پانے لگے کفر و ضلالت کے مارے ایمانی سکون سے آشنا ہونے لگ یہ کفر خانہ ہدائیت جاودانی کا مرکز بن گیا.

کرامات لاہور شریف میں نور اسلام تیزی سے پھیلنے لگا مسجدیں تیار ہونے لگیں داتا علیؒ
ھجویری جلابی نے بھی بزرگوں کے دستور کے مطابق مسجد بنائی لیکن بظاہر آپ کی مسجد کا محراب مائل
بجنوب نظر آتا تھا بظاہر علماء کا اعترض درست بنتا تھا
لہذا اعتراض ہونے پر آپ نے ایک دن علماء کو جمع فرمایا نماز میں امامت فرما کر فارغ ہونے کے بعد فرمایا
ذرا دیکھو تو قبلہ کسطرف ہے؟ جب حاضرین نے محراب کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو تمام حجابات
غائب تھے کعبہ شریف محراب کے سامنے نظر آ رہا تھا، پھر آپ کی دودھ والی کرامت تو اتنی مشہور ہے
کہ آج بھی یہ جاری و ساری ہے، آپ کے مزار پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری چلہ کاٹ کر
انوار و تجلیات و کرامات کا مشاہدہ کرنے پر یوں اعلان فرما گئے ''شعر''

﴿گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا۔۔۔۔ ناقصاں را پیر کامل کاملاں
را راہنما﴾

جبکہ آپ کی کتاب کشف المحجوب بھی ایک کرامت ہے جسکے کے مطالعہ سے پیر کامل مل جاتا ہے، آپ
کا مزار پر انوار ہر وقت کرامت کا نقشہ پیش کرتا ہے جہاں سے ہزاروں لاکھوں پیٹ بھر کر کھاتے میں
نے خود دیکھا ہے کئی بار لنگر دینے والے کھانے والوں کو آواز دیتے ہیں لیکن کھانے والے سیر ہو چکے
ہوتے ہیں لینے والے ختم ہو جاتے ہیں لیکن لنگر باقی ہوتا ہے۔

وصال ۱۹ صفر المظفر تقریباً ۴۶۵ھ

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک ایسا شخص پیدا
ہوگا جیسے صلہ کہا جائے گا اس کی شفاعت سے میرے اتنے اتنے امتی (یعنی بہت زیادہ) بخشے جائیں گے
حدیث مبارکہ میں مذکور شخص سے مراد قطب الاقطاب امام ربانی شیخ احمد فاروقیؒ سرہندی ہیں اسی طرح
بہت سارے اولیاء اکرام نے آپ کے پیدا ہونے کی حبریں دی ہیں شیخ عبد القادر جیلانی نے
جائے پیدائش اور نام تک بتادیا ﴿پیدائش﴾ آپ ۹۷۱ھ سرہند شریف کے ایک روحانی و علمی ماحول کے فا

روقی خاندان میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب ۲۸ واسطوں سے فاروق اعظم عمر بن خطابؓ سے جاملتا ہے آپ نے بہت کم وقت میں علوم اسلامیہ اور علوم عقلیہ پر عبور حاصل کرلیا اپنے والد سے چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ سلاسل طریقت کی تعلیم بھی حاصل کی اور پھر حجاز مقدس چلے گئے حرمین شریفین کی سعادتیں سمیٹنے کے بعد دہلی تشریف لائے اور اس دور کے عظیم روحانی پیشوا حضرت خواجہ باقی اللہ کے مرید ہو کر مزید روحانی مرحلے طے کیے آپ اپنے مرشد خواجہ باقی باللہ کی نظر میں کس قدر منظور نظر ہوئے یہ جاننے کے لئے آپ کے مرشد نے جو ایک دوست کو خط لکھا اسکا اقتباس ملاخط فرمائیں.

آپ کے مرشد اپنے دوست کو لکھتے ہیں

سرہند کے ایک بہت بڑے عالم وعامل جن کا نام شیخ احمد ہے وہ کچھ دن سے میرے پاس ہیں میں نے ان کے عجیب وغریب حالات دیکھے ہیں ان کے اوقات اور اعمال صالحہ دیکھ کر یقین ہے کہ وہ عنقریب روشن آفتاب بن چمکیں گے کہ دنیا جگمگا اٹھے گی وہ ایسے آفتاب ہیں جن کے سایہ میں ہزاروں ستارے چھپے ہیں آپ نے مرشد کی بارگاہ میں صرف دوماہ اور کچھ دن گزارے پھر مرشد نے نور باطنی سے آپکی صلاحیتوں کے دیکھتے ہوئے اپنے فیوض وبرکات سے نوازدیا

لازوال کارنامے امام ربانی جب دہلی تشریف لائے تو آپ کے علم وفضل کا چرچا تیزی سے دور دور تک ہونے لگا تھوڑی مدت میں آپ کے پاس علماء، صلحاء، مشائخ کا جم غفیر اور مجمع کثیر ہو گیا. علماء اور صوفیاء میں وحدۃ الوجود کے موضوع پر تقریباً ایک ہزار سال سے جھگڑا اور تکرار شدید تھا جو آپ نے صاف کرادیا اور دونوں گروہوں کو ملادیا اللہ تعالیٰ کی اس عطا کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک مقام پر فرمایا کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے بحرین (علماء وصوفیاء) کے درمیان صلہ (ملاپ کرانے والا) بنایا. اسی وجہ سے آپ کو حدیث میں صلہ کا نام دیا گیا ہے.

انقلاب اس دور میں ملک میں مذہبی حالات اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ بادشاہ اکبر نے ایک نیا دین گھڑ کر نافذ کرنا شروع کیا ہوا تھا جس میں مسلم غیر مسلم سب کو ایک بنایا گیا ھندو، سکھ عیسائی اور تمام کافروں کیلئے ایک مشترکہ دین بنا کر اسے دین الٰہی کا نام دیا گیا اس دین تباہی کو دین الٰہی کا نام دیا گیا اس دین تباہی کو آپ نے تباہ کیا وہ مر گیا اسکا بیٹا شہزادہ سلیم نورالدین جہانگیر جو آپ کی اصلاحی

تحریک کے سامنے نہ ٹھہر سکا دین الٰہی کے اثرات سے نکل کر اسلام کا سپاہی بن گیا اس دوران شیخ احمد فاروقی مجد دالف ثانی کو قید میں بھی جانا پڑا لیکن آپ جہاں جہاں گئے رشد وہدایت کا اجالا ہو تا گیا گمراہ رہبر بنتے گئے یہ جہانگیر جو آپ سے اپنے آپ کو سجدہ کرانے پر مجبور کر تا تھا ایک وقت آتا ہے کہ آپ کے خادموں کی صف میں کھڑا ہو تا ہے ایک دن آپ کے لنگر کا کھانا کھا کر جہانگیر کہتا ہے میں نے زندگی بھر اتنا عمدہ اور لذیذ کھانا نہیں کھایا. اس طرح ہزار سال میں جو دین اور مسلمانوں میں خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں آپ نے ان کی اصلاح فرما کر مجد دالف ثانی کہلائے.

﴾گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر آگے... اللہ نے کیا بر وقت جسے خبردار﴿

کرامات آپ کی کرامات تو بہت ہیں بلکہ آپ سراپا کرامت ہیں نمونہ کے طور پر ایک دو تحریر کرتا ہوں.

1. ایک مرتبہ دوران سفر موسم سخت گرم ہونے کی وجہ سے عرض کیا کہ بارش کی دعا فرمادیں آپ نے بارش کیلیے ہاتھ اٹھائے تو صاف آسمان پر فوراً بادل چھا کر بارش برسا گئے۔

2. ایک شخص نے کہا میں اس سال پھر حج کرنے جارہا ہوں تو فرمایا تم مجھے میدان عرفات میں دکھائی نہیں دیتے اگرچہ حج کرنے تم کئی بار گئے مگر تمھیں حج نصیب نہ ہو سکا۔

3. اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حد تک محترم ہیں کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ انعام عطا فرمایا کہ جو تمہیں قیامت کے دن بلاواسطہ یا بالواسطہ وسیلہ بنائے گا میں نے اسے بخش دیا ہے. مزید مطالعہ کیلئے آپ کی تصنیف کردہ حضرت القدس، برکات احمدیہ معارف جدیدہ اور حقائق نادرہ وغیرہ کتابوں کا مطالعہ فرئیں

وصال آخر عمر میں اپنا کامیاب مشن اپنے لائق ترین صاجزادوں کے حوالے کر کے خلوت نشینی اختیار کی بہت کم جلوت میں آتے اپنے وصال سے پہلے خبر وصال بھی دی اور پھر ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ میں واصل بالا ہو گئے

شیخ احمد مجد شیبانی

حدیث وفقہ کے استاذ امام اور مجتھد، عابد وزاہد، جواد، فیاض ۹۹۹ کتابوں کے عظیم مصنف

حدیث وفقہ کے استاذ امام اور مجتھد، عابد وزاہد، جواد ، فیاض ۹۹۹ کتابوں کے عظیم مصنف ایک لاکھ سے زائد مسائل استباط کرنے والے ئمہ اور مجتھدین کے استاذو محسن، قاضی، اسلام امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام محمد بن حسن فرقہ شیبانیؒ کی اولاد سے عظیم بزرگ حضرت احمد مجد شیبانیؒ علوم شریعت وطریقت میں بڑے کامل زہدو تقوی کے حامل تھے ان کی ایمان بھری پیاری زندگی کا مختصر روح پرور خاکہ پڑھ کر دلوں کو منور کریں یاد کریں سنائیں اور عمل کی کوشش کریں۔

پیدائش ۸۳۲ھ نارنول میں ہوئی اجمیر شریف میں پرورش پائی قاضی مجد الدین بن، قاضی تاج الافاضل بن، شمس الدین کے بیٹے ہیں اٹھارہ برس تک درس وتدریس کا کام کیا آپ کے باقی چھ بھائی بھی بڑے علماء میں شمار ہوتے لیکن آپ سب پر فوقیت رکھتے تھے جوانی میں ہی خواجہ حسینؒ کے مرید ہوگئے زمانہ طالب علمی میں علما سے مناظرے اور عربی وفارسی میں تقریریں کیا کرتے تھے ابتداء میں بادشاہوں کے ہاں مباحثوں میں شرکت کرتے خوب دھاک بٹھاتے پھر امیروں کے ہاں جانے سے توبہ کرلی اور شیخ سے علم طریقت حاصل کیا اٹھارہ برس کی عمر میں نارنول سے اجمیر آئے تھے اور یہاں اجمیر میں ستر سال ریاضت وعبادت امر بالمعروف نہی عن المنکر سے بھرپور زندگی گزاری آپ کی نظر میں امیر غریب اپنا بیگانہ سب برابر تھے کسی کی جانب داری نہیں فرماتے تھے البتہ سادات کا نہایت احترام کرتے تھے۔

خاندان نبوت سے محبت اپنے شیخ کے اصول کے مطابق عشق نبی اکرم ﷺ ومحبت سادات کے احترام میں دسویں محرم اور ربیع الاول کا بڑا احترام کرتے صاف کپڑے پہنتے ان ایام میں احتراماً رات کو زمین پر سوتے سادات کے قبرستان میں اعتکاف کرتے دن کو نبی اکرم ﷺ اور ازواج مطہراتؓ کو ایصال ثواب کرنے کیلئے لوگوں کو کھانے کھلاتے دسویں محرم کو نئے برتنوں میں شربت بھر کر سر پر رکھے سادات کے گھروں میں جاتے اور ان کے فقیروں درویشوں کو کھلاتے اور محبت میں خوب روتے روتے نڈھال ہو جاتے صحابہ کرام رضوان اللہ اور تمام مشائخ کیلئے جہاں تک ممکن ہوتا فاتحہ خوانی کرتے .(اس زمانے میں ایصال ثواب دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی سے روکنے والے نہیں ہوتے تھے)

توبہ تو دروازہ ڈھیلا ہو گیا اور وہ واپس لوٹ گیا آپ کا معمول تھا کہ نصف رات کو مزار پر حاضر ہوتے تہجد ادا کرتے پھر چاشت تک وہیں بیٹھے رہتے پھر دینی علوم کا لوگوں کو درس دیتے۔

وصال آپ کو ایک مجذوب آکر ملا اور کہا شیخ احمد آپکو آسمانوں پر بلایا گیا ہے اپنے شیخ کے پاس چلے جاؤ اور آپ نے بھی خواب میں ایسی بات دیکھی تھی آپ فوری ناگور چلے گئے کچھ دن بعد بیمار ہوئے جب افاقہ ہوتا تو ہاتھ اٹھاتے تکبیر تحریمہ کہتے اور بے ہوش ہو جاتے یوں ایک بار تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور ۲۵ صفر المظفر ۹۲۷ھ میں عالم بقاء کو چلے گئے

امام احمد رضاؒ

دنیائے علم و فقہ کا بے تاج بادشاہ علمائے عرب و عجم کے ممدوح سرمایہء عالم اسلام مسلمانان بر صغیر کے عظیم محسن عارف کامل عالم ربانی شاہ احمد رضا خان ان تاریخی اور تاریخ ساز نفوس قدسیہ میں خوبصورت نام ہیں جن کے علمی روحانی فیوض و برکات عالم اسلام پر باران رحمت کی طرح ہر وقت برس رہے ہیں ان کے جاری کردہ چشمے علوم اسلامیہ، علوم عقلیہ اور علوم ادبیہ سب آج بھی ایک بڑی دنیا کو سیراب کر رہے ہیں وہ بیک وقت. حافظ، قاری، عالم، علامہ، شاعر، محدث، مفسر، متکلم فقیہ اور ۵۰ سے زائد علوم عقلیہ ونقلیہ کے زبردست ماہر تھے ان کی حیاۃ مبارکہ کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے،

پیدائش نام محمد تاریخی نام المختار (۱۲۷۲ھ) اور عرف احمد رضا ہے جبکہ خود اپنے نام کے آغاز میں غلامی مصطفیٰ کے اعتراف اور عقیدت سے عبد المصطفیٰ بھی تحریر فرماتے ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ بریلی میں پیدا ہوئے علمی، دینی روحانی گھرانہ میں پلے بڑھے تعلیم و تربیت کے مراحل سے گزرتے ہوئے مروجہ علوم صرف ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۴ دن میں فارغ التحصیل ہو گئے علوم عقلیہ ونقلیہ میں یگانہ روزگار کے روپ میں عالم اسلام کیلئے انعام الٰہی کی صورت یادگار شخصیت کے طور پر ابھرے اور چھا گئے

علمی مقام امام احمد رضاؒ سے قبل بھی علماء نے کئی کئی علوم میں کتابیں لکھیں لیکن کوئی عالم ۳۵ سے زائد علوم میں نہیں لکھ سکا جب کہ امام احمد رضا نے ۵۰ علوم میں ایک ہزار کتابیں تحریر فرمائی ہیں آپ نے جس علم اور موضوع پر قلم اٹھایا حق ادا کر دیا. جس موضوع پر لکھنے کی جتنی ضرورت تھی

اتنا زیادہ لکھا خاص طور پر علم فقہ جو قرآن وحدیث اور اسلامی ہدایات کا مجموعہ ہے ہر مسلمان کو ہر وقت شرعی مسائل کی ضرورت ہوئی ہے اس میں آپ نے ۲۰۰ کتابیں تحریر کی ہیں اور اسی علم میں ضرورت عامہ کے پیش نظر قرآن وحدیث کے مسائل پر مشتمل عظیم علمی وفقہی ذخیرہ فتاوی رضویہ جو ایک ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے بارہ جلدوں میں موجود ہے فتاوی رضویہ کا مطالعہ کرنے والے علما پکار اٹھے ہیں کہ ایسا فقیہ صدیوں میں پیدا ہوتا ہے اسکے ثبوت میں نمونے کے طور اس دور کے کچھ عظیم علماء وفقہاء کی آراء حاضر ہیں

مشاہیر عالم کا اعتراف وخراج تحسین عرب وعجم میں آپ کی شہرت عوام وخواص میں یکساں اور قبولیت عامہ کا یہ عالم کہ دنیا کے کونے کونے سے سوالات آتے جو جتنا بڑا عالم ہوتا وہ اتنا بڑا آپ کا مداح اور عقیدت مند ہوتا ہے

علامہ اقبال علامہ اقبال نے فتاوی رضویہ کا مطالعہ کرنے کے بعد زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے (ماسوائے گستاخوں پر سختی کے) آپ کو اپنے دور کا امام ابو حنیفہ قرار دیا

امام کعبہ اس دور کے امام کعبہ شیخ محمد صالح ؒ نے جب آپ کی تحریر وتصنیف کی تیزی اور مہارت کو دیکھا تو رأس المؤلفین فی زمانہ وامام المصنفین بحکم اقرانہ (تحریر کے بادشاہ اور مصنفوں کے امام) پکار اٹھے

مدینہ منورہ میں اعلیٰ حضرت کا مدینہ منورہ میں انتہائی احترام کیا جاتا مدینہ منورہ کے عالم کبیر شیخ عبد الکریم ؒ یہ منظر دیکھ کر حیرت سے پکا اٹھے کہ ھندستان سے کئی سالوں سے مدینہ منورہ میں بڑے بڑے علماء، صلحاء اور پرہیزگار آتے ہیں جنھیں یہاں کوئی جانتا تک نہیں اور ایک یہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ہیں کہ جب آتے ہیں یہاں کے بڑے بڑے علماء ان کے احترام میں دوڑتے دیکھے جاتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے نواز دے اسی طرح عرب کے بڑے بڑے علماء نے گستاخان رسول کے خلاف آپکے فتاوی اور تحریرات کی تصدیقیں فرمائی ہیں (کیونکہ اس وقت وہابی تحریک وہاں نہ تھی یہ سارا موجودہ مذہبی وحکومتی سسٹم بعد میں قائم ہوا) کیلئے فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں، کتاب کا مطالعہ فرمائیں

عشق مصطفیٰ اعلیٰ حضرت ظاہری علوم کے ساتھ صفائے باطن میں عارف کامل کا درجہ رکھتے تھے اور سب سالات کی بنیاد عشق مصطفیٰ تھا ان کی تحریرات و شاعری کا مطالعہ کرنے والا جان جاتا ہے کہ آپ کا قلب و قالب سب عشق مصطفیٰ میں فنا ہو چکا فرماتے ہیں

"شعر"

﴿جان و دل ہوش خرد سب تو مدینے پہنچے.... تم نہیں چلتے رضاء سارا تو سامان گیا﴾

الغرض ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا نہ بدعتوں کے قریب جاسکتا ہے نہ بھٹک سکتا ہے نہ گمراہ ہو سکتا ہے نہ شریعت سے جاہل رہ سکتا ہے

وصال ۲۵ صفر المظفر آذان جمعہ کے دوران دو بجکر اڑ تیس منٹ پر ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء. آپ نے چار ماہ ۲۲ دن پہلے اپنے وصال کی حبر دی تھی۔

خبر دار: گستاخان رسول کے بعض نادان ایجنٹ بے بنیاد الزامات سے آپ کی شخصیت پر کیچڑ اچھالنے لگے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ پہلے اعلیٰ حضرت کو پڑھ لیں آپکی تصنیفات کا مطالعہ کرلیں ان کی تمام غلط فھمیاں دور ہو جائیں گی۔

پیغام: جتنے اولیاء کرام گزر چکے ہیں جنکی دینی تبلیغی خدمات روز روشن کی طرح ہیں ان کے حالات کے مطالعہ سے بات ہو جاتی ہے کہ ان کے عقائد، اعمال وافعال آج کے ان اھل سنت وجماعت ہیں جن کو آج بریلوی کہا جاتا ہے مثلاً مقام مصطفیٰ علیہ السلام کا احترام صحابہ اور اھل بیت کی محبت ان کے مزارات و تبرکات سے فیوض برکات حاصل کرنا ان پر بتوں والی آیات پڑھکر ان کی گستاخی نہ کرنا اللہ کے پاک بندوں کی کرامات و کمالات تسلیم کرنا فقہی مسائل میں آئمہ کا مقلد ہونا بزرگان دین کا مرید ہونا امام عالی مقام امام حسین علیہ اسلام جیسے پاک اماموں سے محبت کرنا یزید خبیث جیسے بد کردار وں گستاخوں سے بے زار ولا تعلق ہونا وغیرہ یہ عقائد واعمال اور افعال آج اھل سنت بریلویوں کے ہیں جو حق ہونے کی علامت ہیں بعض فرقے عوام کو گمراہ کرنے کیلئے اپنے آپ کو جعلی طور پر سنی ثابت کرتے ہیں حالانکہ وہ اھل سنت نہیں اھل بدعت ہیں جبکہ اصل اھل سنت اس بر صغیر میں وہی ہیں جن کو بریلوی مشہور کیا گیا ہے بقی سب نئے فرقے اھل بدعت کے ہیں انہوں نے اپنا اھل بدعت

ہونا چھپانے کیلئے اھل سنت کو بریلوی مشہور کرادیا ہے لہٰذا مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ کسی جعلی اھل سنت تنظیم یا جماعت کے ہاتھ نہ چڑھیں بریلوی کوئی نیا فرقہ نہیں ایک عرف ہے مولانا احمد رضاء خان نے کوئی نیا مذہب نہیں بنایا بلکہ سنی صاف طور پر جمع کر کے پہنچایا ہے یہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ انہوں نے نیا عقیدہ یا نظریہ پیش کیا ہو وہ جب کسی موضوع پر قلم اٹھاتے تو قرآن، حدیث، فقہاء اور علماء امت کی تحقیقات پیش کرتے ہیں لہذا جو لوگ بریلوی فرقہ خیال کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ فرقہ الگ نظرے اور عقیدے سے وجود میں آتا ہے

ازالہ وھم ماہ محرم الحرام کے موضوع پر میری تحریر میں بعض اجمالی جملوں کی وجہ سے یزید کے بارے نقل کردہ اختلاف پر بعض احباب صورت کباب ہو کر طالب جواب ہیں تو عرض ہے کہ امام عالی مقامؓ کے مقابل کوئی یزید یا یزیدی قابل احترام نہیں آپ کے بارے جو کسی سازش میں ملوث ہے وہ بھی زبردست لعنتی ہے بلکہ جو آج ان کے مقابل کسی یزید کی سائڈ لے وہ بھی لعنتی و قابل نفرت صرف یہ عرض ہے کہ مردہ مردود یزید سے زندہ یزیدوں کی سرکوبی کرنا زیادہ نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ کیونکہ مشن امام کو زندہ یزیدوں سے خطرہ ہے نہ کہ مردہ یزید سے۔ میرا مقصد ہے کہ اس حد سے مزید آگے آئیں۔

محبت حسینؓ کو آگے بڑھائیں ان کے مشن کو آگے چلائیں۔ وقت کے موجود یزیدوں سے ٹکرائیں محض لعن طعن میں نہ الجھے رہ جائیں۔ کوئی کام کر دکھائیں اور رو دھو کر ہی نہ گزار جائیں اسلاف کی یاد زندہ کر جائیں۔ بے کار باتوں میں نہ الجھیں اب تو سمجھیں۔ علماء سے گزارش ہے کہ جو بعض طلب الفاظ آپ کو کھٹکے ہیں میری طرف سے نہ صرف وہ الفاظ کالعدم بلکہ وہ فقرہ، عبارت، صفحہ بلکہ پورا ورق ختم۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْوَالِدَیْنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب

ملنے کا پتہ: (1) جامع مسجد گلستان مدینہ گلی چٹی خانقاہ حاجی پورہ (2) جامع مسجد حنفیہ غوثیہ مسلم کالونی حاجی پورہ (3) بلال مسجد محلّہ کچا شہاب پورہ مدرسۃ البنات زیر اہتمام جامعہ نعمانیہ (معرفت جاوید برکی صاحب)

اللہ تعالیٰ نیک اعمال کی توفیق دے آمین

﴿ سالانہ عرس مبارک ۷.۶.۵ جون۱۹۹۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار موہڑہ شریف تحصیل کوہ مری ﴾

(منجانب : قاری نزیر احمد)

نوٹ: ماہ ربیع الاول شریف کا کتابچہ نہایت مفید معلومات پر مشتمل ہو گا رابطہ فرمائیں۔

MEMBER APNS

باقاعدہ تصدیق شدہ ● کثیر الاشاعت قومی اخبار

ABC CERTIFIED

چیف ایڈیٹر جمیل اطہر

THE DAILY JUR'AT LAHORE

لاہور پاکستان

روزنامہ جرأت

ایڈیٹر: عرفان اطہر قاضی

لاہور، راولپنڈی اور مظفر آباد (آزاد کشمیر) سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

MONDAY FEBRUARY 23,1998

جلد 9 | پیر 25 شوال 1418ھ، 23 فروری 1998ء، 11 پھاگن 2054ب رجسٹرڈ نمبری پی ایل۔232 | شمارہ 52

اے ایمان والو! جو کچھ (مال متاع) ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ اعمال کا سودا ہو گا، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں (سورۃ البقرہ 2.... ترجمہ آیات 254)

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق   عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

محمد ﷺ کے دیوانے کیلئے آگ گلزار بن گئی، منکر جھلس گیا

لاڑکانہ کے نواحی گاؤں میں عاشق رسول محمد پناہ نوناری کا منکر رسول ہارون نامی شخص سے مناظرہ ہوا جو گھنٹوں جاری رہا

ہارون نے حضور کو حاضر ناظر ماننے سے انکار کیا تو محمد پناہ نے کہا کہ دونوں آگ میں کود کر دیکھ لیتے ہیں کہ کون بچتا ہے

دونوں بیک وقت بھڑکتی آگ میں کودے تو درود پاک کی برکت سے محمد پناہ بالکل محفوظ رہا جبکہ ہارون بری طرح جھلس گیا

(نامہ نگار) حضور کو نبی آخر الزماں ماننے والا آگ سے محفوظ رہا مگر جھلس گیا۔ تفصیلات کے مطابق لاڑکانہ کے نواحی گاؤں واڈ میں دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہو گیا کہ حضور اکرم حاضر و ناظر اور نبی آخر الزماں ہیں جس پر ایک شخص ہارون نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ دونوں دیہاتیوں میں یہ شرط لگ گئی کہ آگ میں کود کر فیصلہ کر لیتے ہیں جو سچا ہو گا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ نوناری نامی شخص حضور پر درود و سلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا۔ تاہم خدا کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ نوناری صحیح سلامت رہا جب کہ نبی پاک کو حاضر و ناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بری طرح جھلس گیا جسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ سینکڑوں افراد نے یہ منظر دیکھا اور ان پر رقت طاری ہو گئی۔

شارح بخاری: علامہ قسطلانی اور شارح مؤطا علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی اور آپ کے پردہ فرمانے کے بعد اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ آپ اپنی امت کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ اور آپ کو ان کے احوال و نیات و عزائم و خواطر و خیالات کی بھی معرفت و پہچان ہے اور اللہ کے اطلاع فرمانے سے یہ سب کچھ آپ پر ایسا ظاہر ہے جس میں کوئی خفا و پردہ نہیں۔ (شرح مواہب لدنیہ ج۸ ص۳۰۵)

شارح مشکوٰۃ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا "علماء امت میں سے کسی کا بھی اسمیں اختلاف نہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات دائم و باقی اور اعمال امت پہ حاضر و ناظر ہیں۔ اور متوجہان آنحضرت کو فیض پہنچاتے اور ان کی تربیت فرماتے ہیں۔" (حاشیہ اخبار الاخیار ص۱۵۵)

(ادارہ)

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی ، نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے ، پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(کلامِ اعلیٰحضرت بریلوی)